سوال

(399)تین مختلف سوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پسرور سے شفیق الرحمن اسلم لکھتے ہیں :

حمنہ کے لغوی معنی کیا ہیں ، کیا یہ نام اسلامی ہے بعض حضرات اس نام کو صحیح خیال نہیں کرتے ؟

گھر میں کبوتر رکھنا شرعاً کیسا ہے کیا انہیں اڑانا ناجائز ہے ؟

اگر منبر موجود ہو تو کیا اس کے بغیر خطبہ دیا جاسکتا ہے ، ہمارے ہاں سالہا سال سے یہ طریقہ ہے کہ منبر کی موجودگی میں خطبہ نیچے کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے صرف دوسرے خطبہ کے لئے چند منٹ منبر پر بیٹھا جاتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عربی لغت کے اعتبار سے ہر وہ چیز جس میں سیاہ اور چھوٹے ہونے کا وصف پایا جائے اسے ''حمن '' کہا جاتا ہے ۔ اس کی تانیث حمنہ ہے ، چنانچہ علاقہ طائف میں پائے جانے والی سیاہ انگوروں کی ایک خاص قسم بڑے سیاہ دانوں میں چھوٹے چھوٹے سیاہ دانے ، سیاہ چیونٹی ، جوں اور حیوانات کے جسم سے لگی ہوئی چچڑی کو عربی میں '' حمنہ '' کہا جاتا ہے ۔ اس وضاحت کے بعد حمنہ ایک جلیل القدر صحابیہ ہیں ۔ جن کے ذریعے استحاضہ کے متعدد مسائل سے اس امت کو معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ ان کی ایک ہمشیرہ حضرت زینب بنت حجش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں جن کے نیک اور پارسا ہونے کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گواہی دی ہے ۔ اس بنا پر کسی بچی کا نام حمنہ رکھا جاسکتا ہے ۔ اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے ۔ ایسے ناموں کے متعلق لغوی کھوج لگانا تحصیل لاحاصل اور بے سود ہے ۔ کیونکہ ان کی معنویت ان کے حاملین کے کردار میں ہے ، جیسا کہ حضرت معاویہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق لغوی مفہوم کی کرید کرنا درست نہیں ہے ۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کو نام اور کام کی وجہ سے اپنی نگاہوں سے روپوش رہنے کی تلقین فرمائی تھی ۔ لیکن ہمارے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق حسن ظن کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں ان کے متعلق محبت اور الفت کے جذبات رکھیں اور کسی بھی پہلو سے ان کے متعلق نفرت کا اظہار نہ ہو ۔ چونکہ حضرت حمنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شریک تھیں ۔ اس لئے کچھ حضرات اس نام سے تکدر محسوس کرتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک ایسا رویہ درست نہیں ہے کیونکہ سزا اور توبہ کے متعلق جرم کی نوعیت ختم ہوجاتی ہے ۔ ویسے انسان کے نام کا اس کی شخصیت کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ اخلاق وکردار پر بھی نام اثر انداز ہوتا ہے ، نیز قیامت کے دن انسان کو اس کے نام مع ولدیت آواز دی جائے گی ،

اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ’’تم اپنی اولاد کے لئے اچھے نام کا انتخاب کیا کرو۔‘‘ [ابوداؤد، الادب: ۴۹۴۸]

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نام وہ ہیں جن میں اللہ یا رحمن کے لئے عبودیت کا اظہار ہو، چنانچہ حدیث میں ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبدالرحمن نام بہت پسند ہیں۔‘‘ [صحیح مسلم، الادب: ۵۵۸۷]

اسی طرح وہ نام جن میں بندے کی عبودیت کا اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت کی طرف انتساب ہو، جیسا کہ عبدالسلام، عبدالرحیم اور عبدالقدوس وغیرہ۔ حضرات انبیا کے نام بھی اللہ کے ہاں اچھے نام ہیں۔ حدیث میں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’اپنی اولاد کے لئے انبیا کے نام تجویز کیا کرو۔‘‘ [ابوداؤد، الادب: ۴۹۵۰]

اسلاف میں جو نیک سیرت اور اچھے کردار کے حامل لوگ ہوں ان کے نام بھی تجویز کئے جاسکتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ’’تم سے پہلے لوگ حضرات انبیا اور صالحین کے ناموں کے مطابق اپنی اولاد کے نام رکھتے تھے۔‘‘ [صحیح مسلم، الادب: ۵۵۹۸]

ان حقائق کے پیش نظر حمنہ ایک اسلامی نام ہے اور اپنی بچیوں کا نام رکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

چھوٹے بچوں کی تفریح طبع یا گھر کی زینت کے لئے پرندوں کو گھر میں رکھا جاسکتا ہے، بشرطیکہ ان کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا جائے، جیسا کہ حدیث میں بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک ابو عمیر نامی مادری بھائی تھا۔ جس نے اپنے گھر میں نغیر نامی ایک سرخ چڑیا رکھی تھی جو کسی وجہ سے مرگئی تو ابو عمیر بہت پریشان ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے تو ابو عمیر سے مخاطب ہو کر فرماتے: ’’اے ابو عمیر! نغیر کو کیا ہوا۔‘‘ [صحیح بخاری: ۶۲۰۳]

بخاری میں یہ وضاحت ہے کہ ابو عمیر نے یہ پرندہ محض تفریح طبع کے لئے رکھا تھا۔ اگر کبوتروں کو اپنے گھر میں زینت اور بچوں کے دل بہلانے کے لئے رکھا جائے تو حدیث بالا کے پیش نظر اس کی گنجائش ہے لیکن انہیں اڑانے اور شرط لگانے کے لئے رکھنا ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتروں کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ ’’ایک شیطان ہے جو مادہ شیطان کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔‘‘ [مسند امام احمد: ۲/۴۵۲]

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ’’کبوتروں سے کھیلنا۔‘‘

ابن ماجہ میں مختلف صحابہ کرام سے اس کی کراہت کے متعلق متعدد احادیث ہیں۔ (۳۷۶۴،۳۷۶۵،۳۷۶۷) ان کے پیش نظر انسان کو اس قسم کے فضول شوق سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مسجد میں اگر منبر موجود ہے تو خطبہ جمعتہ المبارک اس پر کھڑے ہو کر دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی عمل مسنون ہے۔ اگر مسجد میں اس کا اہتمام نہیں تو سنت کے احیا کے پیش نظر اس کا انتظام کرنا چاہیے۔

لیکن صورت مسئولہ میں یہ حرکت انتہائی معیوب ہے کہ منبر کی موجودگی میں خطبہ کے لئے اسے استعمال نہ کیا جائے، البتہ دوسرے خطبہ کے آغاز میں چند منٹ تک منبر پر بیٹھا جائے۔ اس طرح خطبہ تو ہو جاتا ہے لیکن یہ انداز محض تکلف اور غیر مسنون ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 402